کلامِ زائرہ

محترمہ مرضیہ شمسی

کے نوحوں کا مجموعہ

پیش کش

شمسی سنس

جوہری محلہ چوک لکھنؤ

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

امامباڑہ غفران مآبؒ، چوک، لکھنؤ۔۳

سن اشاعت: صفر المظفر ۱۴۳۰ھ/فروری ۲۰۰۹ء

سلسلہ اشاعت مؤسسۂ نور ہدایت۔۱۵

والد مرحوم مولانا کلب حسین طاب ثراہ

والدہ مرحومہ ہاشمیہ بیگم صاحبہ

برادر مرحوم مولانا کلب عابد صاحب

شوہر مرحوم شمس الحسن تاجؔ صاحب

اور میری جواں سال دختر مرحومہ سعیدہ نقوی

کے نام ایک بار سورۂ حمد اور تین بار سورۂ اخلاص

کی تلاوت فرمانے کی زحمت کریں

ملتمس

مرضیہ شمسی

جوہری محلہ چوک لکھنؤ

عرض ناشر

زیرنظر نوحوں کا مجموعہ خاندان اجتہاد کی شاعرہ محترمہ مرضیہ شمسی صاحبہ ''زائرہؔ'' کا ہے جس میں موصوفہ کے ۲۱ عدد منتخب سلام شائع ہوئے ہیں۔ محترمہ مرضیہ شمسی صاحبہ خاندان اجتہاد کے ممتاز عالم دین وذاکر شام غریباں آیۃ اللہ سید کلب حسین صاحب طاب ثراہ کی صاحب زادی ہیں آپ نے تبلیغ دین کا ذریعہ شاعری کو بنایا اور اچھا خاصہ شعری کلام آپ کا اکٹھا ہو گیا، اور کیوں نہ ہو آپ کا تعلق ہندوستان کے ایسے معروف گھرانے سے ہے جس کی تقریباً ہر فرد کا مشغلہ لکھنا پڑھنا یا کسی نہ کسی طرح خدمت دین کرنا رہا ہے۔

محترمہ زائرہؔ کے سلاموں کا یہ مجموعہ محرم کے عشرہ اول ہی میں نور ہدایت فاؤنڈیشن کو اشاعت کے لئے موصول ہوا تھا لیکن عزا کی مصروفیتوں کے باعث یہ مجموعہ اب صفر میں شائع ہو رہا ہے۔

نور ہدایت فاؤنڈیشن کی کتابی صورت میں یہ پندرہویں اشاعت ہے امید ہے کہ ہماری یہ خدمت بھی گذشتہ خدمتوں کی طرح ہماری عزت افزائی کا باعث ہوگی۔ مومنین ومومنات سے گزارش ہے کہ زیرنظر سلاموں کی شاعرہ کی طول عمر کی دعا فرمائیں تا کہ تا دیر ان کی شاعری سے محبت اہلبیتؑ کی گل افشانی ہوتی رہے۔

سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی
مدیر ماہنامہ ''شعاع عمل''، لکھنؤ

ایک زائرہ کی شاعری

خاندان پر فخر کرنا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ کوئی اپنی بہادری اور شجاعت پر ناز کرتا ہے تو کوئی اپنے خاندان کے شہسواروں کے نام گنواتا ہے۔ کوئی اپنے اجداد کی دولت اور ثروت کا قصیدہ پڑھا کرتا ہے تو کوئی اپنے بزرگوں کی علمی وادبی خدمات کا بکھان کرتا ہے۔ مگر خاندان اجتہاد سے وابستہ افراد کو یہ فخر رہا ہے کہ گزشتہ ڈھائی سو برسوں سے دنیا کے طول وعرض میں حسینیت کے فروغ اور اسلام کی نشر واشاعت میں اس خاندان کے لوگ مسلسل سرگرم ہیں۔ کوئی منبر سے علم کی تبلیغ کر رہا ہے، کوئی کتابیں تحریر کر کے دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھا رہا ہے، کوئی شاعری کے ذریعہ مدح محمدؐ وآل محمدؐ کے گلستاں میں نئے پھول کھلا رہا ہے۔ اسلام اور حسینیت کی خدمت کے اس جذبے کے پیچھے خاندان اجتہاد کی ان ماؤں کا اہم رول ہے جو اپنی اولادوں سے یہی کہتی رہتی ہیں کہ '' دیکھو اگر حسینیت کی خدمت میں ذرا بھی کوتاہی کی تو قیامت کے دن شیر نہیں بخشوں گی۔۔۔۔''

ہماری والدہ محترمہ مرضیہ شمسی بھی خاندان اجتہاد کی ان سرگرم ماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے عزاداری امام حسینؑ کی خدمت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارا۔ عزاداری کے جلوسوں کی بحالی میں لکھنؤ کی خواتین نے جو رول ادا کیا اس میں ہماری والدہ نے مثالی کردار نبھایا۔

ہماری والدہ ہندوستان کے جید عالم دین ذاکر شام غریباں مولانا کلب حسین مرحوم کی منجھلی صاحبزادی ہیں۔ اور دونامور علماء مولانا کلب عابد صاحب مرحوم اور مولانا کلب صادق صاحب کی بہن ہیں۔ دینی رہنما مولانا کلب جواد نقوی ان کے بھتیجے اور پاکستان کے مشہور و معروف عالم دین علامہ حسن ظفر نقوی ان کے بھانجے ہیں۔ ہماری والدہ کو یہ افتخار بھی ملا کہ ان کی ولادت کربلا معلیٰ میں ہوئی اور ان کا ایک نام کربلائی بیگم بھی پڑا۔ ان کو خطیب اکبر لسان الشعراء

مولانا سید اولاد حسین شاعرؔ کی منجھلی بہو بننے کا شرف ملا۔ ان کی تعلیم و تربیت گھر میں ہی ہوئی کلام پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ انھوں نے اردو کی تعلیم بھی گھر پر ہی حاصل کی۔ اس زمانے میں لڑکیوں کے لئے اسکول نہیں تھے اس لئے کوئی دوسری زبان سیکھنا ممکن نہیں تھا لیکن بعد میں انھوں نے اپنی محنت اور شوق سے ہندی اور انگریزی پڑھنا بھی سیکھ لی۔ تعلیم میں ان کو ہمیشہ سے گہری دلچسپی رہی ہے۔ اپنی تمام لڑکیوں اور لڑکوں کو انھوں نے اعلیٰ تعلیم دلوانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ انھوں نے ماشاءاللہ گیارہ اولادوں کی پرورش کی اور ان کی ہی دعاؤں، محنت اور مشقت کے شجر سایہ دار کے تلے ہم سب سکون کی زندگی گزار رہے ہیں۔

ہماری والدہ ڈریس ڈیزائننگ اور جیولری ڈیزائنگ میں خدا داد صلاحیتوں کی مالک ہیں کہ ان کے اس ہنر کی وجہ سے ہمارے والد جناب شمس الحسن تاجؔ کی گڑیا سازی کی صنعت اک زمانے میں خوب چلی۔ شعر فہمی اور شعر خوانی میں دلچسپی ان کو ہمیشہ سے ہے۔ ہم لوگ بچپن میں اگر کبھی ان کے سامنے ناموزوں شعر پڑھتے تو وہ فوراً ٹوک دیتی تھیں مگر خود شعر نہیں کہتی تھیں۔ انھوں نے مدح محمدؐ و آل محمدؐ کا سلسلہ کربلا کی زیارت کے بعد سے شروع کیا۔ اپنے کلام میں انھوں نے لکھنؤ کی آسان زبان اختیار کی۔ انھوں نے فنی باریکیوں اور ادبی تقاضوں پر دھیان دینے کے بجائے اپنے جذبات کی سادگی کو برقرار رکھنے پر زور دیا ہے۔ اشعار وہ عوام کے لئے نہیں ممدوح کو سنانے کے لئے کہتی ہیں۔

میں اپنے نوحے سناتی ہوں اپنے مولا کو
اسی طرح مرے دل کو قرار آتا ہے

ہماری ایک بہن سعیدہ نقوی کا عین عالم شباب میں انتقال ہوگیا تھا لیکن ہماری والدہ کے کلام میں اولاد کی موت کا درد نہیں صرف کربلا والوں کا غم نظر آتا ہے۔ امید ہے مومنین کو ان کے نوحے پسند آئیں گے۔

شکیل شمسی

(۱)

جاتے ہیں شہؑ مدینے سے رنج و الم کے ساتھ
انصار و اقربا بھی ہیں شاہؑ امم کے ساتھ

ہے ابتدا عزائے حسینی کی آج سے
نکلا ہے چاند ماہ محرم کا غم کے ساتھ

ماتم کے ساتھ حد ادب کا رہے خیال
زہراؑ بھی ہیں شریک عزا اہل غم کے ساتھ

پڑھئے نماز اگر ہے محبت حسینؑ کی
مجلس بھی شہؑ کی کیجئے جاہ و حشم کے ساتھ

آتا ہے سر جھکائے ہوئے نزد شاہؑ دیں
حر کی خطائیں بخش دیں لطف و کرم کے ساتھ

عباس با وفا نے نہ چھوڑا نشان فوج
گھوڑے سے خاک پر گرے مشک و علم کے ساتھ

عباسؑ کی وفاؤں کا جذبہ لئے ہوئے
اب تک بندھی ہے مشک سکینہؑ علم کے ساتھ

بھائی سے وقت نزع یہ عباسؑ نے کہا
لے جایئے نہ خیمے میں لاشہ علم کے ساتھ

میں شرمسار اپنی بھتیجی سے ہوں بہت
شکوہ کرے گی اپنے چچا سے وہ غم کے ساتھ

انصار شاہ سامنے تیروں کے ہیں کھڑے
یہ آخری نماز ہے شاہؑ امم کے ساتھ

اکبرؑ کی لاش خیمہ میں لائے ہیں شاہؑ دیں
سر پیٹتی ہیں بیبیاں شاہ اممؑ کے ساتھ

مقتل سے جا رہا ہے اسیروں کا قافلہ
سجادؑ پا پیادہ ہیں اہل حرمؑ کے ساتھ

جکڑی ہوئی رسن میں ہیں زہراؑ کی بیٹیاں
چھینی عدو نے چادریں ظلم و ستم کے ساتھ

روضہ پہ اپنے پھر مجھے مولا بلایئے
سن لیجئے دعا مری درد و الم کے ساتھ

✿✿✿

(۲)

کارواں آل نبی کا نہ کسی جا ٹھہرا
کربلا میں شہؑ مظلوم کا کنبا ٹھہرا

خواہش حضرت عباسؑ کی خاطر رن میں
قافلہ شاہ ھدیٰؑ کا لب دریا ٹھہرا

شام کی فوج نے ہٹوا دیئے خیمے آکر
جلتی ریتی پہ محمدؐ کا نواسا ٹھہرا

آئے میدان میں پرچم لئے حیدر کی طرح
شان عباسؑ جو دیکھی تو زمانا ٹھہرا

فوج گھبرا گئی دیکھا جو جلال عباسؑ
کوئی اسوار نہ ٹھہرا نہ پیادا ٹھہرا

فوج اعدا کو بھگا کر سوئے ساحل پہنچے
رعب عباسؑ سے بہتا ہوا دریا ٹھہرا

مشک عباسؑ لئے آتے ہیں خیمہ کی طرف
چند لمحوں کو دلِ سرور والا ٹھہرا

روز عاشور ادھر گونجی ہے ھَل مِن کی صدا
اس طرف خیمہ میں بے شیر کا جھولا ٹھہرا

مسکرانے لگے اصغرؑ جو پڑا تیر ستم
دیکھ کر جرأت بے شیر زمانا ٹھہرا

تیر اصغرؑ کے گلے پر جو لگا تھا رن میں
ہائے تیروں پہ تن سید والا ٹھہرا

باپ کو یاد کیا کرتی تھی ہر دم بیٹی
ہجر شہؑ میں نہ دل فاطمہؑ صغرا ٹھہرا

زائرہؔ شوق زیارت میں جو دل تھا مضطر
دیکھ کر روضۂ شہؑ قلب ہمارا ٹھہرا

✿✿✿

(۳)

فرش عزائے شاہ بچھا ہے جہاں جہاں
آتی ہے روح فاطمہ زہراؑ وہاں وہاں

قربانیٔ حسینؑ نہ دنیا مٹا سکی
ہوتا ہے آج شاہؑ کا ماتم کہاں کہاں

یہ عزم اور یہ حوصلہ مولا کی ہے عطا
اب بھی حسینیت پہ فدا ہے جواں جواں

شرمندہ اتنا حضرت عباسؑ سے ہوا
تربت کے ارد گرد ہے دریا رواں دواں

ٹکرا کے چور ہو گیا عزم حسینؑ سے
قصر یزیدیت کا مٹا ہے نشاں نشاں

وہ خاک خاک پاک میں تبدیل ہو گئی
پائے حسینؑ رن میں پڑے ہیں جہاں جہاں

لاش پسر کے پاس پہنچ کر یہ بولے شاہ
تم کو نہ ڈھونڈھا اے علی اکبر کہاں کہاں

کچھ اس طرح جلائے ہیں خیمے حسینؑ کے
پھیلا ہوا ہے حد نظر تک دھواں دھواں

مسند بچھا کے مادر قاسمؑ نے دی صدا
دولھا کی لاش لاکے لٹاؤ یہاں یہاں

۞۞۞

(۴)

اے شہؑ کرب و بلا سر کو کٹایا آپ نے
دیں کی خاطر کربلا میں گھر لٹایا آپ نے

اے حسینؑ ابن علیؑ اے جان محبوب خدا
جان دے کر دین احمدؐ کو بچایا آپ نے

ماں اگر ہیں فخر مریمؑ باپ فخر انبیاء
خود ہیں سردار جناں رتبہ یہ پایا آپ نے

ہر قدم پر یا علیؑ مشکل کشا کا نام تھا
نوجواں بیٹے کا جب لاشہ اٹھایا آپ نے

ناتوانی میں نہ جب لاشہ پسر کا اٹھ سکا
رن میں تنہا تھے تو بچوں کو بلایا آپ نے

صبر ایوبی ہو صدقہ آپ پر مولا مرے
غم جوانا مرگ کا دل پر اٹھایا آپ نے

ہجر سرور میں یہ نالہ فاطمہ صغرا کا تھا
میرے بابا کون سا جنگل بسایا آپ نے

کیوں نہیں آئے مجھے لینے کو ہمشکل نبیؐ
ناتواں بیٹی کو کیوں دل سے بھلایا آپ نے

اپنا گلشن کربلا میں کر دیا نذر خزاں
دین احمد کا نیا گلشن بنایا آپ نے

وقت ذبح شاہ کوئی بھی نہ تھا یا فاطمہؑ
اپنے بیٹے کو کلیجے سے لگایا آپ نے

آپ کے لطف و کرم پر زائرہؔ کی جاں فدا
اپنے روضہ پر مرے مولا بلایا آپ نے

❁❁❁

(۵)

سارے عالم میں ہے اک حشر بپا آج کی رات
شہؑ کے ماتم میں ہیں سب اہل عزا آج کی رات

اک اداسی درو دیوار پہ ہے چھائی ہوئی
تعزیہ خانوں میں ہے غم کی فضا آج کی رات

دشت پرہول میں ہر سمت سے آتی ہی رہی
شہ کے خیموں سے نمازوں کی صدا آج کی رات

نور ہی نور تھا پھیلا ہوا ہر خیمے میں
رب کی ہوتی ہی رہی حمد و ثنا آج کی رات

ایک نے بھی مرے مولا کا نہ دامن چھوڑا
کیا تھا اصحاب کا انداز وفا آج کی رات

آج کچھ اور ہی حسن علی اکبر دیکھا
نظر بد کی پڑھی ماں نے دعا آج کی رات

زلفیں یوں رخ پہ ہیں ہو چاند پہ جیسے ہالہ
کیا قیامت ہے جوانی کی ادا آج کی رات

رات بھر گود میں مادر کی نہ سویا اصغر
شوق نصرت میں تڑپتا ہی رہا آج کی رات

دشت غربت میں اجڑ جائے گا کل میرا چمن
آتی ہے فاطمہؑ زہرا کی صدا آج کی رات

❁❁❁

(۶)

لے جائیں گے جنت میں عزادار کے آنسو
بخشش کا وسیلہ ہیں گنہگار کے آنسو

بازاروں میں بے پردہ پھری آل محمدؐ
گھٹ گھٹ کے رہے قافلہ سالار کے آنسو

لاشوں کو جو دیکھا تو کیا شکر کا سجدہ
ہرگز نہ بہے زینب غمخوار کے آنسو

تر کرتے ہیں رن میں علی اصغر کی لحد کو
پانی کے عوض سید ابرار کے آنسو

بے غسل و کفن دیکھے شہیدوں کے جو لاشے
پھر رک نہ سکے عابدؑ بیمار کے آنسو

جب مشک سکینہ پہ پڑا تیر ستم کا
شامل ہوئے پانی میں علمدار کے آنسو

اک حشر سا ہوجاتا بپا ارض و سما میں
بہہ جاتے اگر خلد کے سردار کے آنسو

ناوک جو پڑا ہنسنے لگا ننھا سا بچہ
دیکھے نہ گئے سید ابرار کے آنسو

سر کٹ گیا پامال ہوا شاہ کا لاشہ
دیتے ہیں خبر اسپ وفادار کے آنسو

رومال میں زہرا کے جگہ مل گئی ان کو
تقدیر پہ نازاں ہیں عزادار کے آنسو

اے زائرہؔ مولا کا جو چہرہ نظر آیا
جاری ہوئے تربت میں گنہگار کے آنسو

۞۞۞

سید العلماءؒ سید علی نقی نقوی کے متعلق معلومات

سید العلماء کی حیات وآثار کے متعلق تحقیقی وتدوینی کام مؤسسۂ نور ہدایت، امامباڑہ غفران مآبؒ میں ہورہا ہے۔ لہٰذا موصوف کے حلقۂ قربت وعقیدت سے درخواست ہے کہ اس تعلق سے جوبھی مناسب مواد مثلاً یادداشتیں، گفتگو، مجلسی نکات نیز خطوط ومضامین، ویڈیو یا آڈیو کیسیٹ اور سی۔ڈی۔ وغیرہ ہوں عنایت فرمادیں۔ عین نوازش ہوگی۔ یہ سب استفادہ کے بعد انشاء اللہ بصد شکریہ واپس کردیئے

(۷)

ہوئے قتل رن میں سرور تو اک حشر سا بپا ہے
کیا پائمال لاشہ یہ ستم کی انتہا ہے

یہ پکاریں رو کے زینب کوئی بھائی کو بچا لے
جسے چومتے تھے نانا تہِ تیغ وہ گلا ہے

کہاں راہ شام و کوفہ کہاں بیٹیاں علی کی
کرے کون آ کے پردہ کھلے سر یہ قافلہ ہے

نہیں کوئی کیا مسلماں جو خبر لے بے وطن کی
ہے جو خاک وخوں میں غلطاں یہ نبی کا لاڈلا ہے

پس قتل شاہ والا ہوئے سب اسیر اعدا
کہیں بے کفن مسافر کہیں آل مصطفیؐ ہے

نہ کسی سے کوئی شکوہ تھا زباں پہ ذکر خالق
شہ دیں نے راہ حق میں بھرا گھر لٹا دیا ہے

یہ تڑپ کے بولیں صغرا چلے جب وطن سے سرور
مجھے چھوڑ کر اکیلا کہاں کارواں چلا ہے

کہا زینب حزیں نے ارے کون سا یہ بن ہے
کہا خاک نے یہ اڑ کر یہ زمین کربلا ہے

مرا شیر خوار بچہ یہ ہے تین دن سے پیاسا
کوئی دے دے اس کو پانی شہ دیں کی یہ صدا ہے

یہ رباب بولیں رو کر رہے خیر یا الٰہی
سوئے دشت دشمنوں میں مرا بے زباں گیا ہے

وہاں حلق بے زباں پر پڑا تیر حرملہ ہے
کسی غم نصیب ماں کا یہاں دل تڑپ گیا ہے

گرے جب زمیں پہ اکبر تو پکارے شاہ والا
کوئی راستہ بتا دے مرا دلربا کہاں ہے

نہیں خواہش ستائش کہ یہ نذر شاہ دیں ہے
ہوں قبول میرے نوحے یہ دعائے زائرہؔ ہے

✿✿✿

(۸)

کہتے ہیں جو حسینؑ پہ رونا فضول ہے
واقف نہیں رسولؐ سے یہ ان کی بھول ہے

ثابت ہے خود رسولؐ بھی روئے حسینؑ کو
کرتے ہیں پیروی یہ ہی اپنا اصول ہے

مجھ سے مرا حسینؑ ہے میں ہوں حسینؑ سے
واقف ہیں اہل علم یہ قول رسولؐ ہے

جس قلب میں محبت آل نبیؐ نہ ہو
باغ جناں کی اس کو تمنا فضول ہے

بیعت کا تھا مطالبہ وہ بھی حسینؑ سے
سن لے یزید نحس کہ یہ تیری بھول ہے

یارب بقائے دین محمدؐ کے واسطے
بولے حسینؑ مجھ کو شہادت قبول ہے

سبط نبیؐ کو کند چھری سے نہ کر حلال
اے شمر رحم کر کہ یہ جان بتولؐ ہے

جاں دے کہ شہہ نے دین الٰہی بچا لیا
باقی جہاں میں آج فروع و اصول ہے

دنیا تبسم علی اصغرؑ پہ ہو نثار
کتنا حسین یہ گلشن زہراؑ کا پھول ہے

باقی رہے جہاں میں عزاداریٔ حسینؑ
اے زائرہؔ یہ خواہش بنت رسولؐ ہے

۞۞۞

(۹)

ہر دل میں عشق سرور عالی مقام ہے
شاہ اممؑ پہ اہل عزا کا سلام ہے

دامن نہ حق کا چھوڑنا باطل کے خوف سے
یہ مقصد حسین علیہ السلام ہے

جب تک درود بھیجیں نہ آل رسولؐ پر
دنیا میں ایک سانس بھی لینا حرام ہے

آتا ہے حق کی سمت وہ باطل کو چھوڑ کر
بیٹا ہے اور ساتھ میں حر کا غلام ہے

رن میں نثار ہو چکے انصار و اقربا
نرغہ میں ظالموں کے شہؑ تشنہ کام ہے

اصغرؑ نے مسکرا کے زمانہ پلٹ دیا
ہلچل ہے، اضطراب میں اب فوج شام ہے

اصغرؑ کی قبر ڈھونڈ کے فرماتی ہیں ربابؑ
سویا ہوا لحد میں مرا تشنہ کام ہے

رکھنا خیال اصغرؑ ناداں کا اے زمیں
بچے کی میرے قبر میں یہ پہلی شام ہے

آتا ہے کربلا سے اسیروں کا قافلہ
جشن خوشی مناؤ یہ اعلان عام ہے

ہے یادگار حضرت عباسؑ با وفا
مشک و علم بھی قابل صد احترام ہے

آسان ہوگی نزع کی تکلیف زائرہؔ
مشکل کشا علیؑ کا مرے لب پہ نام ہے

❁❁❁

(۱۰)

شبیرؑ کا اب کوئی نہیں مونس و یاور
سب قتل ہوئے اکبرؑ و عباسؑ دلاور

ہے کوئی جو نصرت کو مری دشت میں آئے
یہ عصر کے ہنگام صدا دیتے ہیں سرورؑ

مقتل میں شہیدوںؑ کے تڑپنے لگے لاشے
ھل من کی صدا سن کے گرے جھولے سے اصغرؑ

آواز بکا سن کے جو شہؑ خیمہ میں آئے
دیکھا کہ تڑپتے ہیں زمیں پر علی اصغرؑ

بابا کو جو دیکھا تو قرار آگیا ان کو
بس آگئے شبیرؑ کی گودی میں ہمک کر

جلدی مجھے لے جایئے میدان ستم میں
نظروں سے کہا باپ کے سینے سے لپٹ کر

آغوش میں ماں کی نہ قرار آئے گا مجھ کو
اب چین مجھے آئے گا بس تیر کو کھا کر

لے جائیں گے جس وقت اسیروں کو سوئے شام
کس طرح مجھے گود میں لے گی مری مادر

اک تیر لگا دشت میں جب ننھے گلے پر
بس ہو گیا خاموش وہ بابا سے لپٹ کر

تربت میں قرار آئے گا کس طرح سے بیٹا
کہتی ہے یہ ماں قبر پہ بے شیر کی رو کر

جاتے ہیں اسیران ستم کرب و بلا سے
تنہا تمہیں کس طرح سے چھوڑیں علی اصغرؑ

اب رخصت آخر ہے خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہباں ہے تمہارا مرے اصغرؑ

اس وادئی پرہول میں ڈرنا نہ مری جاں
دادی تمہیں لے جائیں گی فردوس سے آکر

اے زائرہ پھر روضۂ شبیرؑ پہ جاؤں
مولا سے دعا کرتی ہوں ہر بار تڑپ کر

✿✿✿

(۱۱)

جسے شبیرؑ کی الفت ملی ہے
تو دنیا میں اسے پھر کیا کمی ہے

اگر دل میں نہ غم ہو شاہؑ دیں کا
تو پھر یہ زندگی کس کام کی ہے

چلا واں حرملہ کا تیر رن سے
یہاں اصغرؑ کے ہونٹوں پر ہنسی ہے

علیؑ اصغر کو ماں کس طرح بھولے
ابھی تو گود میں خوشبو بسی ہے

کلائی میں رسن اور کاک سر پر
دلھن عاشور کو کیسی سجی ہے

سناں پر راہ میں دولھا کا سر ہے
دلھن بھی قید ہو کر جا رہی ہے

وہ تڑپا لاشۂ عباسؑ رن میں
سر زینبؑ سے یاں چادر چھنی ہے

نکالیں کس طرح سے شاہؑ والا
دل اکبرؑ میں برچھی کی انی ہے

برہنہ سر نکل آئیں ہیں زینبؑ
چھری بھائی کی گردن پر چلی ہے

وہ شہؑ کا ہوتا ہے پامال لاشہ
زمیں کرب و بلا کی کانپتی ہے

پتہ بتلا دے اے شام غریباں
سکینہؑ شاہ دیں کو ڈھونڈھتی ہے

ادھر عریاں شہیدوںؑ کے ہیں لاشے
برہنہ سر ادھر آل نبیؐ ہے

دکھایا روضۂ شبیرؑ مجھ کو
مری قسمت پہ نازاں زندگی ہے

قریب روضۂ سرور پہنچ کر
خوشی دل میں ہے آنکھوں میں نمی ہے

یہاں سر کو جھکاتے ہیں ملک بھی
یہ دربار حسینؑ ابن علیؑ ہے

خدا مشکل مری آساں کرے گا
زباں پہ مرتے دم ناد علیؑ ہے

رہوں گی زائرہؔ آرام سے میں
در شہؑ پر مری تربت بنی ہے

❁❁❁

(۱۲)

خنجر گلے پہ شاہؑ کے مقتل میں چل گیا
ہمشیر دیکھتی رہی اور دم نکل گیا

پانی پلانے لائے جو اصغرؑ کو شاہؑ دیں
ننھے گلے کو توڑ کے ناوک نکل گیا

کڑیل جواں تڑپتا رہا ریگ گرم پر
شبیرؑ دیکھتے رہے اور دم نکل گیا

ننھے گلے پہ تیر پڑا آگئی ہنسی
بچہ پدر کے ہاتھوں پہ کروٹ بدل گیا

آب فرات اچھلنے لگا آئی آندھیاں
بعد حسینؑ رن میں زمانہ بدل گیا

قاسمؑ کو اذن جنگ جو شبیرؑ سے ملا
جو تھا ہجوم یاس میں وہ دل بہل گیا

دیکھوں اگر میں جلوہ گہہ سبط مصطفیؐ
یہ سمجھو زائرہؔ کا مقدر بدل گیا

(۱۴)

مثل شبیرؑ کوئی آئے یہ ناممکن ہے
لاش بیٹے کی اٹھا لائے یہ ناممکن ہے

زلزلے آئیں ہلے عرش خدا ممکن ہے
دل شبیرؑ لرز جائے یہ ناممکن ہے

تاج مغرور گرے خاک پہ ممکن ہے مگر
فرق شبیرؑ کا جھک جائے یہ ناممکن ہے

مشک تو نہر سے عباسؑ نے بھر لی ہے مگر
پانی خیموں میں پہنچ جائے یہ ناممکن ہے

غیظ میں تیغ اٹھا لی ہے مرے مولاؑ نے
اب کوئی سامنے آجائے یہ ناممکن ہے

قتل شبیرؑ ہوئے اہل حرم لٹتے ہیں
پئے امداد کوئی آئے یہ ناممکن ہے

ننگے سر آل نبیؐ شام کے دربار میں ہیں
ایک چادر کوئی دلوائے یہ ناممکن

راہ میں خطبے سناتی ہے علیؑ کی بیٹیؓ
اتنی جرائت کوئی دکھلائے یہ ناممکن ہے

شام میں قصر یزیدی کو ہلا ڈالا ہے
سر دربار وہ ڈرجائے یہ ناممکن ہے

اپنے بے شیر کو میدان میں شہؑ لائے ہیں
کوئی بچے پہ ترس کھائے یہ ناممکن ہے

بولیں ماں قبر میں اصغرؑ مرا گھبرائے گا
اب مرا قلب سکوں پائے یہ ناممکن ہے

اس کو گہوارۂ تربت میں نہ نیند آئے گی
چھٹ کے مادر سے وہ سوجائے یہ ناممکن ہے

جس کے بیٹے نے کلیجے پہ سناں کھائی ہو
ایسی مادر کو قرار آئے یہ ناممکن ہے

کتنے ہی ظلم و ستم سید سجادؑ پہ ہوں
لب پہ شکوہ کوئی آجائے یہ ناممکن ہے

لاش پر عونؑ و محمدؑ کی نہ روئیں زینبؑ
صبر ایسا کوئی دکھلائے یہ ناممکن ہے

ہجر سرورؑ میں تڑپتی ہیں سکینہؑ ہر دم
دل مضطر کوئی بہلائے یہ ناممکن ہے

تا قیامت یہ عزاداریٔ سرورؑ ہو گی
تذکرہ شاہؑ کا مٹ جائے یہ ناممکن ہے

میں نے مولاؑ کے وسیلے سے دعا مانگی ہے
التجا رد مری ہو جائے یہ ناممکن ہے

زائرہؔ آئیں گے جب تک نہ سرہانے حیدرؑ
جسم سے جان نکل جائے یہ ناممکن ہے

❁❁❁

(۱۴)

گلے پر شاہ کے جب شمر کا خنجر رواں ہوگا
زمیں مقتل کی کانپے گی لرزتا آسماں ہوگا

گلے میں طوق آہن لڑکھڑاتے پاؤں میں بیڑی
اسیر ظلم اعدا اک ضعیف و ناتواں ہوگا

روانہ ہو چکا ہے وارثوں کا قافلہ رن سے
اکیلے بے کفن لاشوں پہ روتا آسماں ہوگا

خبر لے کون آکر بیبیوںؑ کی بعد شہؑ رن میں
دلاسہ دینے والا جلتے خیموں کا دھواں ہوگا

کسے معلوم تھا پانی کے بدلے دشت غربت میں
ستم کا تیر ہوگا اور گلوئے بے زباں ہوگا

شب عاشور جھولے کو جھلا کر ماں یہ کہتی تھی
علی اصغرؑ بھی کیا کل میری نظروں سے نہاں ہوگا

سکینہؑ شام کے زنداں میں رو کر ماں سے کہتی تھی
اندھیری رات ہے اماں مرا اصغر کہاں ہوگا

طلب پانی کرے گا ایک بچہ اس طرح رن میں
تڑپ جائے گا دشمن ایسا انداز بیاں ہو گا

اسیروں کے رسن میں ہاتھ ہیں سر پر نہیں چادر
دیار شام میں سجاد میر کارواں ہوگا

گناہوں سے نہ ڈرا اے زائرؔہ مولا کے صدقہ میں
مرا اللہ بعد مرگ مجھ پر مہرباں ہوگا

✡✡✡

(۱۵)

عزائے شاہ سے دل کو قرار آتا ہے
یہی وہ غم ہے جو بے اختیار آتا ہے

برائے نصرت شبیرؑ رن میں خیمہ سے
پدر کے ہاتھوں پہ اک شیر خوار آتا ہے

گلوئے اصغر ناداں بچایئے مولا
ستم کا تیر لئے بد شعار آتا ہے

گلے پہ تیر پڑا مسکرا دئے اصغر
اسی ادا پہ تو بابا کو پیار آتا ہے

ادب سے سر کو جھکائے ہے موج دریا بھی
لب فرات کوئی شہ سوار آتا ہے

سناں کلیجہ پہ کھا کر تڑپ رہا ہے کوئی
پسر کے پاس پدر بے قرار آتا ہے

تڑپ کے کہتی ہیں لیلیٰ کہ بیبیو آؤ
نہا کے خوں میں مرا گلعذار آتا ہے

نکل کے فوج یزیدی سے حر قریب حسینؑ
نظر جھکائے ہوئے شرمسار آتا ہے

برہنہ سر ہے جو بیٹی علیؑ کی صحرا میں
برائے پردۂ زینبؑ غبار آتا ہے

لپٹ کے روضۂ اقدس سے شاہؑ والا کے
جو بے قرار ہیں ان کو قرار آتا ہے

دوبارہ بہر زیارت میں جاؤں مولاؑ کی
یہی خیال مجھے بار بار آتا ہے

میں اپنے نوحے سناتی ہوں اپنے مولاؑ کو
اسی طرح مرے دل کو قرار آتا ہے

❁❁❁

(۱۶)

لب پہ نام حسینؑ آیا ہے
دل نے آنکھوں سے خوں بہایا ہے

آخری بار اپنے بچے کو
ماں نے کیوں کر گلے لگایا ہے

رن میں جرائت کا اس کی کیا کہنا
تیر کھا کر جو مسکرایا ہے

گود میں جاؤ موت کی قاسم
ماں نے دولھا تمہیں بنایا ہے

عصر کے وقت رن میں اک قاصد
خط کو صغراؑ کے لے کے آیا ہے

لاش اکبرؑ پہ جا کے سرور نے
اپنی بیٹی کا خط سنایا ہے

بولے شہؑ کیا جواب دوں بیٹا
تم کو ہمشیر نے بلایا ہے

پھر یہ قاصد سے بولے شاہ غریب
ہم نے غربت میں گھر لٹایا ہے

اپنے بے شیر کو ابھی ہم نے
ننھی سی قبر میں سلایا ہے

لوٹ کر اب وطن نہ آئیں گے
اجڑے جنگل کو اب بسایا ہے

لاش شہ پر کہا سکینہ نے
کس نے خوں آپ کا بہایا ہے

آپ کے بعد اے مرے بابا
ظالموں نے بہت ستایا ہے

کیوں نہ قسمت پہ اپنی ناز کروں
مجھکو مولا نے پھر بلایا ہے

زائرہؔ کربلا پہنچ کے مجھے
اپنی ماں کا خیال آیا ہے

✡✡✡

(۱۷)

کرب و بلا میں لٹ گیا زہراؑ کا گھر تمام
سید مسافروں کا ہوا رن میں قتل عام

سیدانیاں نکلتی ہیں حکم امام سے
دشت بلا میں جائیں کدھر جلتے ہیں خیام

اب وقت عصر نرغہ اعدا میں ہیں حسینؑ
آواز کس کو دیں پئے نصرت شہؑ انام

کوئی نہیں جو آئے مدد کو حسینؑ کی
اک شاہؑ تشنہ کام پہ لاکھوں کا اژدھام

ہو کر شہید جونؑ کو یہ مرتبہ ملا
نورانی اس کی لاش ہے جو تھا سیاہ فام

سوکھی زبان اپنے لبوں پر پھرائی ہے
بچے کو کوئی دے دے ترس کھا کے ایک جام

صغریٰؑ وطن میں کہتی تھیں کچھ بھی نہیں خبر
میرے مسافروں نے کیا ہے کہاں قیام

فرقت میں باپ کی مجھے آتا نہیں قرار
پہنچا دو اے ہواؤ مرا آخری سلام

بس جلد اپنے پاس بلا لیجئے مجھے
بابا سے میرے جا کے یہ کہنا مرا پیام

بھیا نہ مجھکو لینے کو آئے ابھی تلک
در پر کھڑے کھڑے مری ہوتی ہے صبح و شام

زنداں میں ماں یہ لاش سکینہ سے کہتی تھی
کیوں میری جاں خموش ہو کچھ تو کرو کلام

کیوں جا رہی ہو چھوڑ کے مادر کو بے قرار
کیا تم کو لینے آئے جناں سے شہ انام

سن کر خبر بشیر سے قتل حسینؑ کی
کہرام ہے مدینے میں روتے ہیں خاص و عام

اے زائرہؔ ضرور دعا ہوگی یہ قبول
وقت اخیر لب پہ ہو مشکل کشا کا نام

❁❁❁

(۱۸)

آیئے سوئے کرب و بلا فاطمہؑ
ہے مصیبت میں آل عبا فاطمہؑ

ہاتھ کٹوا کے سقائے اہل حرم
تشنہ لب سوئے کوثر گیا فاطمہؑ

اکبرؑ نوجواں کے سناں جب لگی
گر پڑے رن میں شاہؑ ھدیٰ فاطمہؑ

ایک قطرہ نہ پانی کسی کو ملا
قتل پیاسا ہی سب کو کیا فاطمہؑ

ایک شب کا تھا دولھا یتیم حسنؑ
وہ بھی پامال رن میں ہوا فاطمہؑ

تیر بے شیر کے حلق پر جب لگا
عرش اعظم بھی تھرّا گیا فاطمہؑ

لاش سرورؑ کی پامال ہوتی رہی
ظلم ڈھاتے رہے اشقیا فاطمہؑ

آیئے دیکھئے جلتی ریتی پہ ہیں
دشت میں آپ کے دلربا فاطمہؑ

بے ردا شام غربت میں اہل حرم
بے کفن شاہ کرب وبلا فاطمہؑ

حال زینب کا دیکھیں تو آکر ذرا
سر سے چھینی گئی ہے ردا فاطمہؑ

دشت میں وا حسینا کا اک شور ہے
بیبیاں کر رہی ہیں بکا فاطمہؑ

قید ہو کر گئیں آپ کی بیٹیاں
چھن گئیں چادریں گھر جلا فاطمہؑ

راہ میں سر شہیدوں کے نیزوں پہ ہیں
اس طرح سے چلا قافلہ فاطمہؑ

طوق و زنجیر میں ایک بیمار ہے
بیڑیاں کر رہی ہیں بکا فاطمہؑ

اک اداسی جہاں میں ہے پھیلی ہوئی
دل پہ چھائی ہے غم کی گھٹا فاطمہؑ

رخصت شاہؑ دیں کا ہے دل پہ اثر
رو رہے ہیں سب اہل عزا فاطمہؑ

الوداع الوداع اے شہید جفا
الوداع ختم ہے اب عزا فاطمہؑ

حق الفت نہ ہم سے ادا ہو سکا
بخش دیجئے ہماری خطا فاطمہؑ

نزع کے وقت لب پر ہو نام علیؑ
زائرہؔ کی یہی ہے دعا فاطمہؑ

۞۞۞

(۱۹)

کیوں شام کے زندان میں اک حشر بپا ہے
کیا دختر شہؑ نے سفر خلد کیا ہے

زندان میں آیا ہے سر شاہؑ شہیداں
سر پیٹتی ہیں بیبیاں کہرام بپا ہے

منھ رکھ کے سر شہ پہ وہ جنت کو سدھاری
ماں سے کوئی شکوہ ہے نہ بابا سے گلہ ہے

مادر نے کہا جاتی ہو کیوں چھوڑ کے مجھ کو
ماں صدقہ ہو بتلاؤ تو کیا میری خطا ہے

کانوں سے لہو بہتا ہے رخسار ہیں نیلے
مرنے پہ بھی ظاہر ستم جور و جفا ہے

لینے کے لئے آگئے تم کو شہؑ والا
لو جاؤ سدھارو کہ نگہبان خدا ہے

تاریکیٔ تربت سے نہ گھبرانا مری جاں
دادی کی تو چادر کا کفن تجھ کو ملا ہے

ہیں بیڑیاں پیروں میں تو زنجیر کمر میں
سجاد نے ہمشیر کو یوں دفن کیا ہے

ارمان بہت تھا تمہیں گھر جانے کا بی بی
ا ب گھر ہی تمہار ا یہی زندان بلا ہے

اے زائرہؔ آئے ہیں سرہانے مرے مولا
تربت میں زیارت کا شرف مجھ کو ملا ہے

۞۞۞

(۲۰)

زینبؑ نے کی ہے حق سے دعا کربلا کے بعد
گھر گھر میں ہو رہی ہے عزا کربلا کے بعد

قربانئ حسینؑ کا ایسا ہوا اثر
کعبہ سیاہ پوش ہوا کربلا کے بعد

زینبؑ نے شام میں صف ماتم بچھائی ہے
قائم ہوئی ہے رسم عزا کربلا کے بعد

اب تک علم ہے مشک سکینہؑ لئے ہوئے
اونچا ہوا ہے نام وفا کربلا کے بعد

کھا کر گلے پہ تیر ستم مسکرا دیا
ایسا نہ اک صغیر ملا کربلا کے بعد

تشنہ دہن شہیدوں کو پانی نہ مل سکا
پیاسوں کو رو رہی ہے گھٹا کربلا کے بعد

خوں جان مصطفیٰؐ کا بہا جس زمین پر
مٹی بنی وہ خاک شفا کربلا کے بعد

کوفہ کی راہ میں کبھی بازار شام میں
در در پھری ہے آل عبا کربلا کے بعد

قصر یزید اب ہے نہ تخت یزید ہے
شاہی کا ہر نشان مٹا کربلا کے بعد

بعد یزید کوئی بھی جرأت نہ کر سکا
بیعت کا نام اٹھ نہ سکا کربلا کے بعد

پھر زائرہؔ کو اے مرے مولا بلائیے
چوموں در امام رضاؑ کربلا کے بعد

۞۞۞

(۲۱)

یہ مرتبہ ید قدرت سے پایا زینبؑ نے
چراغ دین محمدؐ جلایا زینبؑ نے

نثار کر دئے بھائی پہ اپنے لخت جگر
جہاں کو درس محبت سکھایا زینبؑ نے

کیا ہے بیٹوں کی لاشوں پہ شکر کا سجدہ
کچھ ایسا صبر و تحمل دکھایا زینبؑ نے

تڑپ کے آگئی مقتل میں بعد قتل حسینؑ
گلے سے بھائی کا لاشہ لگایا زینبؑ نے

لگی جو آگ قناتوں میں ہو گئیں مضطر
بھڑکتے شعلوں سے سب کو بچایا زینبؑ نے

اٹھا کے لائی ہیں عابدؑ کو اپنے کاندھوں پر
کچھ ایسے بار امامت اٹھایا زینبؑ نے

ردا چھنی تو بصد یاس دیکھا سوئے فرات
نہ بد دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا زینبؑ نے

چھنیں جو بالیاں تیورا کے گر پڑی بچی
سکینہؑ بی بی کو دل سے لگایا زینبؑ نے

دیار شام میں چھایا ہے ایک سناٹا
علیؑ کے لہجے میں خطبہ سنایا زینبؑ نے

لرز گئے درودیوار شام و کوفہ کے
جلال حیدری جس دم سکھایا زینبؑ نے

علیؑ کی بیٹی ہوں نانا مرے رسولؐ خدا
دیا ہے حق نے جو رتبہ بتایا زینبؑ نے

بتایا مقصد قربانیٔ حسینؑ غریب
جہاں سے ظلم یزیدی مٹایا زینب نے

دکھا کے زائرہؔ کو ارض کربلا و نجف
پھر اپنا روضۂ انور دکھایا زینبؑ نے

۞۞۞

قطعہ تاریخ اشاعت کلام زائرہ

از قلم محترمہ بنت زہرا نقوی ندیٓ الہندی

معلمہ جامعۃ الزہرا تنظیم المکاتب بڑا باغ لکھنؤ

فکر تاریخ اشاعت جب ہوئی — تب ندیٓ نے لکھ دیا بے اختیار
سبط پیغمبرؐ کے غم کا ہے یہ حال — نوحہ جات مرضیہ ہیں زار زار

۲۰۰۹ء